رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — فون: ۴۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۵ — بدھ ۶ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ ؛ ۴ نبوت ۱۳۶۰ ہش ؛ ۴ نومبر ۱۹۸۱ء — نمبر ۲۵۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا چوبیسواں سالانہ اجتماع کامیابی سے اختتام پذیر ہو گیا

حضور ایدہ اللہ نے اختتامی خطاب فرمایا اور انعامات تقسیم فرمائے

مجلس شوریٰ کی سفارش پر حضور ایدہ اللہ نے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو صدر اور صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کو نائب صدر مقرر فرما دیا

ربوہ۔ یکم نبوت / نومبر۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ۲۴ واں سالانہ اجتماع آج یہاں دن کے قریباً ایک بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ یہ اجتماع ۳۰۔ ۳۱ اکتوبر اور یکم نومبر کو تین دن پوری کامیابی سے جاری رہا۔ امسال پہلی بار یہ اجتماع احاطہ دفتر انصار اللہ مرکزیہ سے باہر مسجد اقصیٰ کے صحن اور سامنے کے میدان میں منعقد ہوا۔ اس اجتماع کی ایک اور خصوصیت یہ تھی کہ یہ پندرھویں صدی ہجری کا پہلا اجتماع انصار اللہ تھا۔

اس اجتماع کی خاص بات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے افتتاحی اور اختتامی خطابات تھے۔ اختتامی روز حضور انور گیارہ بجکر ۱۸ منٹ پر مقام اجتماع میں تشریف لائے۔ خطاب فرمانے کے بعد حضور نے دعا فرمائی اور ایک بجکر تین منٹ پر واپس تشریف لے گئے۔ اس طرح سے حضور انور قریباً پونے دو گھنٹے انصار میں تشریف فرما رہے۔ افتتاحی اور اختتامی خطابات کے علاوہ حضور انور از راہِ شفقت اجتماع کے درمیانی روز یعنی ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو رات کے کھانے پر بھی تشریف لائے اور جملہ انصار حضرات کے ہمراہ رات کا کھانا تناول فرمایا۔ کھانے کا انتظام مسجد اقصیٰ کے سامنے والے کھلے میدان میں شامیانے لگا کر کیا گیا تھا۔ حضور انور نے انصار کے ساتھ کھانا تناول فرمایا اور اجتماعی دعا کروائی۔

اجتماع کی کارروائی کے چیدہ چیدہ حصوں کی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب خصوصیت سے شامل تھا۔ متحرک رنگین فلم تیار کی گئی خصوصی انتظامات کے تحت وڈیو کے شعبہ کی نگرانی اور کیمرہ مین کے فرائض مکرم صلاح الدین ایوبی صاحب نے انجام دیئے۔

اس اجتماع کے موقعہ پر صدر مجلس انصار اللہ اور نائب صدر صف دوم کا انتخاب بھی عمل میں آیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو مجلس انصار اللہ کے صدر اور نائب صدر مجلس انصار اللہ (صف دوم) کے انتخاب کے لئے بھیجا۔ مجلس شوریٰ کی سفارش کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ نے مزید دو سال کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو صدر اور محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کو نائب صدر (صف دوم) مقرر فرمایا۔

اجتماع کے موقعہ پر علمی اور ورزشی مقابلے بھی ہوئے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب سے قبل ان مقابلوں میں نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے والے انصار کو اپنے دستِ مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔ تقریری مقابلہ میں بابو محمود احمد صاحب حیدرآباد اول، مکرم بشیر الدین کمال راولپنڈی دوم، اور مکرم محمد شفیق صاحب بشیر آباد سوم رہے۔ والی بال کے مقابلہ میں ربوہ ٹیم اول رہی۔ اس کے کپتان مکرم محفوظ الرحمان تھے۔ پنجاب ٹیم دوم رہی اس کے کپتان میجر سید سعید احمد صاحب لاہور تھے۔ رسہ کشی میں ربوہ ٹیم اول رہی اس کے کپتان مکرم بشارت احمد صاحب تھے۔ پنجاب ٹیم دوم رہی اس کے کپتان مکرم عبدالستار صاحب خادم گوجرانوالہ تھے۔ کلائی پکڑنے کے مقابلہ میں مکرم محمد اکبر صاحب بھیرہ اور مکرم بشارت احمد صاحب ربوہ دونوں اول رہے اور مکرم نوازش علی صاحب بھلوال دوم رہے۔ گولہ پھینکنے کے مقابلہ میں مکرم لطیف احمد صاحب فیصل آباد اول اور مکرم سراج الحق صاحب ضلع اٹک دوم رہے۔ مکرم محمد یوسف صاحب چک ۳۸ جنوبی سرگودہا دوم اور مکرم رفیق احمد صاحب کھاریاں سوم رہے۔ میونسپل چیئرلیس میں مکرم محمد اعظم صاحب اکسیر مربی سلسلہ گوجرانوالہ اول اور مکرم رشید احمد صاحب قریشی رحیم یار خان دوم رہے۔ پچھلے سال کارکردگی کے لحاظ سے اضلاع کے مقابلہ میں امسال بھی پچھلے کئی سال کی طرح ضلع فیصل آباد اول رہا اور مکرم احمد دین صاحب ناظم انصار اللہ ضلع فیصل آباد نے حضور کے دستِ مبارک سے سندِ خوشنودی حاصل کی۔ دوسرے نمبر پر ضلع کراچی رہا۔ مکرم نعیم احمد صاحب ناظم انصار اللہ ضلع کراچی موجود نہ تھے اس لئے ان کی جگہ قائمقام ناظم انصار اللہ مکرم شریف احمد صاحب وڑائچ نے سندِ خوشنودی حاصل کی۔ تیسرے نمبر پر ضلع سرگودہا رہا۔ چنانچہ ناظم انصار اللہ ضلع سرگودہا مکرم چوہدری غلام رسول صاحب نے سندِ خوشنودی حاصل کی۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

درخواست دعائے خاص

کراچی سے بذریعہ فون اطلاع آئی ہے کہ محترم صاحبزادہ میاں ظفر احمد صاحب مکرم ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی ہے۔ احباب سے دردمندانہ دعا کی خصوصی درخواست ہے اللہ تعالیٰ محترم میاں صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ؛

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۲ نبوت / نومبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ "طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور روح القدس کی تائید سے نوازتا رہے۔ آمین ؛

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین ؛

• مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ سیالکوٹ مکرم نصر اللہ ناصر صاحب کی آنکھ کا اپریشن جمعرات کے روز ہو چکا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ مربی صاحب موصوف کی کامل صحت یابی اور آنکھ میں بینائی بحال ہونے کے لیے دعا فرمائیں۔

(نظام الدین مہمان۔ مربی سلسلہ)

• یہ عاجز تا حال بیمار ہے جو علاج میسر ہے وہ جاری ہے۔ فی الوقت سماعت بند ہے۔ لقوہ کے اثرات نے دائیں آنکھ کو بھی اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ زیادہ چلنا پھرنا دشوار ہے۔ خاندان حضرت اقدس اور مخلص احباب جماعت احمدیہ سے دردِ دل سے دعا کی درخواست ہے۔ جلسہ سالانہ قریب آ رہا ہے احباب دعا فرمائیں کہ یہ عاجز جلسہ کے فیوض سے بہرہ ور ہو سکے۔ آمین ؛

(عبدالحمید خان شوق۔ لاہور)

• خاکسار کی بچی عزیزہ مبارکہ بیگم صاحبہ گذشتہ بیس پچیس روز سے بیمار چلی آ رہی ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ عبدالحمید جاوید

قائد مجلس و صدر جماعت احمدیہ ٹنڈو غلام علی ضلع بدین۔ سندھ

• اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے برادرم مکرم منصور احمد صاحب عمر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو ۲۲ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو بچی عطا فرمائی ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہِ شفقت عزیزہ کا نام امۃ الحی تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ حضرت مولانا ابو العطاء صاحب مرحوم کی نواسی اور مکرم مولوی غلام احمد صاحب ارشد مرحوم کی پوتی ہے جملہ احباب جماعت سے نومولودہ کے صالحہ خادمۂ دین اور قرۃ العین ہونے کیلئے درخواستِ دعا ہے۔ (عطاء الکریم شاہد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۶ر محرم الحرام ۱۴۰۲ھ

۴ر نبوت ۱۳۶۰ ہش

مادی اور روحانی نعمتوں پر شکر گزاری کی اہمیت

جس طرح اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں بندوں کو بار بار یہ یاد دلا کر کہ اس نے کیسی کیسی اعلیٰ درجہ کی مادی نعمتیں انہیں عطا کی ہیں انہیں اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرنے کی تلقین کی ہے۔ اسی طرح اس نے روحانی نعمتیں بھی یاد دلائی ہیں۔ اور ان روحانی نعمتوں پر بھی شکر بجالانے کا حکم دیا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالےٰ نے مومنوں کو اپنا ایک بہت بڑا روحانی انعام یاد دلا کر انہیں اس عظیم الشان روحانی انعام کے عطا ہونے پر شکر کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے:

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۝

(البقرہ آیات ۱۵۱ تا ۱۵۳)

ترجمہ:۔ ان (مخالفین حق) سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو (یہ حکم میں نے اس لئے دیا ہے کہ تم پر لوگوں کا الزام نہ رہے) اور تاکہ میں اپنی نعمت تم پر پوری کروں اور تاکہ تم ہدایت پاؤ (اسی طرح) جس طرح ہم نے تم میں اور تم ہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے جو تمہیں ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور تمہیں وہ کچھ سکھاتا ہے جو تم (پہلے) نہیں جانتے تھے۔ پس (جب میں اس قدر فضل کرنے والا ہوں تو) تم مجھے یاد رکھو میں (بھی) تمہیں یاد کرتا رہوں گا۔ اور میرے شکر گزار بنو اور میری ناشکری نہ کرو۔

اسی طرح اللہ تعالےٰ نے رمضان کے نتیجہ میں عطا ہونے والی روحانی نعمتیں یاد دلانے کے بعد ان نعمتوں کی غرض بیان کرتے ہوئے فرمایا:

وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

(البقرہ آیت ۱۸۶)

ترجمہ:۔ اور تاکہ تم اللہ کی بڑائی کرو کہ اس نے تمہیں ہدایت دی ہے اور تاکہ تم (اس کے) شکر گزار بنو۔

پھر ایک بہت بڑی روحانی نعمت جو اللہ تعالےٰ نے مومنوں کو عطا فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ وہ اپنی بندوں کی دعائیں سنتا ہے۔ یعنی انہیں قبول کر کے انہیں ان کی مرادیں عطا کرتا ہے۔ یہ بہت ہی بڑا احسان ہے اس کا اپنے بندوں پر۔ یہ احسان یاد دلا کر اس نے مومنوں کو اپنے عمل سے اپنے شکر گزار ہونے کا ثبوت فراہم کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ۭ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۸۷)

ترجمہ:۔ اور (اے رسول!) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو (تو جواب دے کہ) میں (ان کے) پاس (ہی) ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو (شکر گزاری کا تقاضہ یہ ہے کہ) وہ (دعا کرنے والے بھی) میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ جس طرح اللہ تعالےٰ کی عطا کردہ مادی نعمتوں پر اللہ تعالےٰ کا شکر بجالانا ضروری ہے۔ (اور جس پر ہم گزشتہ شمارہ میں تفصیل سے روشنی ڈال چکے) اسی طرح بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر روحانی نعمتیں عطا ہونے پر اللہ تعالےٰ کا شکر بجالانا ضروری ہے اس لئے کہ مادی نعمتیں عطا ہی اس لئے کی گئی ہیں کہ انسان ان سے متمتع ہو کر اپنے آپ کو روحانی نعمتوں سے بہرہ یاب ہونے کا اہل بنائے۔ اگر انسان اپنے اندر یہ اہلیت پیدا نہ کرے۔ تو مادی نعمتوں پر شکر گزاری کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔

شکر گزاری ایسے بنیادی خلق کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے شکر گزاری کو عذاب سے حفاظت کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ اور ناشکری کی صورت میں عذاب شدید کی وعید سے ڈرایا ہے۔ پہلے شکر گزاری کے نتیجہ میں عذاب سے حفاظت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ۝ (النساء آیت ۱۴۸)

ترجمہ:۔ اور اگر تم شکر کرو اور ایمان لاؤ تو اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اور اللہ (تو) قدر دان اور بہت جاننے والا ہے۔

نیز شکر کی صورت میں اور زیادہ نعمتیں عطا کرنے کی اور کفران نعمت کی صورت میں عذاب شدید کی خبر دیتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ ۭ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝ (ابراہیم آیت ۸)

ترجمہ:۔ (اے لوگو!) اگر تم شکر گزاری کرو تو میں تمہیں اور بھی زیادہ دوں گا اور اگر تم نے ناشکری کی تو (یاد رکھو) میرا عذاب سخت ہوا کرتا ہے۔

الغرض شکر ایک بنیادی خلق ہے۔ ہر مومن کا یہ فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی عطا کردہ روحانی نعمتوں کو یاد کر کے اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتا رہے اور کسی حال میں بھی اس اہم فرض کی ادائیگی سے غافل نہ ہو کیونکہ اس فرض کی ادائیگی کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ اور زیادہ رجوع برحمت ہوتا ہے اور اس سے غفلت اللہ تعالےٰ کی ناراضگی پر منتج ہو سکتی ہے۔ اور انسان عذاب کا مورد بھی بن سکتا ہے۔ العیاذ باللہ

جب درد ہی درماں بن جائے

جو زخم لگائے اپنوں نے ہم غیروں کو دکھلائیں کیوں
جب راہِ وفا پر چل نکلے پھر زخموں سے گھبرائیں کیوں

وہ تلخ فسانے پارینہ وہ دکھ بھرے قصے ماضی کے
ہیں نقش وہ لوحِ دل پہ سبھی بے سود انہیں دہرائیں کیوں

کیا لطف ہے رستے زخموں میں اے چارہ گرو تم کیا جانو
جب درد ہی درماں بن جائے پھر لب پہ شکائت لائیں کیوں

یہ دنیا کتنی ظالم ہے جینے بھی نہ دے مرنے بھی نہ دے
پوچھو جو خطا تو کہتی ہے خود سوچ لو ہم بتلائیں کیوں

جب سنگِ راہ ہی ٹھہرے ہم تو راہروؤں سے کیا شکوہ
اور صبر و رضا و وفا کے سوا مسلک کوئی اور اپنائیں کیوں

صد شکر کہ ضبطِ مسلسل کی ہمت ہمیں بخشی ہے حق نے
محکم ہے ہمارا عزم تو پھر طوفانوں سے گھبرائیں کیوں

حامی ہے ہمارا زندہ خدا وہ سب سچوں کا حامی ہے
تکیہ ہے اسی پر جب اپنا تو خوف کسی سے کھائیں کیوں

روتوں کو تسلی دیتا ہے گرتوں کا سہارا بنتا ہے
ہے اتنا پیار جسے ہم سے ہم اس سے دل نہ لگائیں کیوں

قرآں نے سکھایا ہے ہم کو سچوں ہی کی صحبت میں رہنا
ہوں اہلِ صدق و صفا نہ جہاں اس محفل میں ہم جائیں کیوں

دشنام بھی سن کر اپنا تو شیوہ ہے دعائیں ہی دینا
سینوں میں محبت کے بدلے ہم شعلوں کو بھڑکائیں کیوں

صدیق نہ پوچھ محبت میں کیا پایا ہے کیا کھویا ہے
کیا گزری ہے کیا بیتی ہے یہ قصے اب دہرائیں کیوں

صدیق امرتسری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآنِ کریم ایک بے مثل کتاب

مکرم کیپٹن (ریٹائرڈ) شیخ نثار احمد صاحب لاہور چھاؤنی

خدا تعالیٰ نے جہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی جانیوالی کتاب کو قرآن کے نام سے موسوم فرمایا یعنی بار بار اور کثرت سے پڑھی جانے والی کتاب وہاں اسے فرقان یعنی حق و باطل میں فرق کرنے والی کتاب بھی قرار دیا جیسے فرمایا

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا (الفرقان)

وہ ذات بڑی برکت والی ہے جس نے فرقان اپنے بندے پر اتارا ہے تاکہ وہ سب جہانوں کے لئے ہوشیار کرنے والا ہے۔

ہم بڑے وثوق اور یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اس پاک کتاب فرقان نے باطل کو مٹا کر حق کی آواز پیدا کی مخالفین کے قلم اور زبانیں جو دور نگوئی سے کام لیتے ہوئے حق پر پردہ ڈالتی تھیں اس کی حسین تعلیم کی سچائی کا پرچار کرنے پر مجبور ہوئیں جو قلم اسلام کے خلاف اچھلتا تھا وہ اب اس کے حق میں چلنے لگا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ قرآن کے بے مثل و مانند ہونے پر تجربہ صحیحہ کو بطور دلیل پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"قرآن شریف کا اپنی کلام میں بے مثل و مانند ہونا صرف عقلی دلائل میں محصور نہیں بلکہ زمانہ دراز کا تجربہ صحیحہ بھی اس کا مؤید اور مصدق ہے کیونکہ باوجود اس کے کہ قرآن شریف برابر تیرہ سو برس سے اپنی تمام خوبیاں پیش کر کے هَلْ مِنْ مُّعَارِضٍ کا نقارہ بجا رہا ہے اور تمام دنیا کو باآوازِ بلند کہہ رہا ہے کہ وہ اپنی ظاہری صورت اور باطنی خواص میں بے مثل و مانند ہے اور کسی جن یا انس کو اسکے مقابلہ یا معارضہ کی طاقت نہیں مگر پھر بھی کسی متنفس نے اس کے مقابلہ پر دم نہیں مارا بلکہ اس کی کم سے کم کسی سورت یا مثلاً سورت فاتحہ کی ظاہری و باطنی خوبیوں کا بھی مقابلہ نہیں کر سکا"

(براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۳۳۸ حاشیہ)

کوئی نہیں کہ جو اس حقیقت کو جھٹلا سکے کہ جن لوگوں کو اپنے علم و ہنر پر ناز تھا یا ہے جن کو اپنی انشاپردازی پر فخر تھا اور لوگ ان کے عظیم انشاپرداز ہونے کے قائل تھے ان میں سے کوئی بھی تو اس چیلنج کا جواب نہ دے سکا اور اس کو مقابل پر آنے کی ہمت و جرأت نہ ہوئی۔ قرآن کریم نے خود بھی اپنی مثل لانے کے متعلق مخالفین کو للکارا ہے چنانچہ فرمایا

فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ

یعنی اگر تم سچے ہو تو اس جیسی ایک سورت ہی لے آؤ اور اپنے غیر اللہ مددگاروں کو بھی اپنی مدد کے لئے بلا لو۔

کیا ہی خوب فرمایا ہے ؎

بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نورِ حق کا اس پر آسان ہے

اس کتاب پر غور کرنے والوں نے اسے متعصبانہ نظر سے ہی کیوں نہ پڑھا ہو چاہے اس کے حسن اور دوسری خوبیوں کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے اور باوجود شدید مخالفت ہونے کے ان کے منہ سے حق بات نکل گئی وہ سچائی کو باوجود ارادہ کے چھپا نہ سکے۔

۱۔ V. Gordon Childe لکھتا ہے "اس کا اندازِ فکر اس حکیم سے ملتا ہے جو صرف کائنات پر غور کرتا ہے۔ قرآن کی یہ خوبی پہلے تو انسان کو حیرت میں ڈالتی ہے پھر اسے اپنی طرف کھینچتی ہے اور آخر میں اپنا گرویدہ بنا لیتی ہے۔" (What happened in History)

بانی سلسلہ احمدیہ نے بھی تو یہی دعویٰ کیا تھا کہ "قرآن شریف اپنی روحانی خاصیت اور اپنی ذاتی روشنی سے اپنے سچے پیرو کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کے دل کو منور کرتا ہے اور پھر بڑے بڑے نشان دکھلا کر خدا سے ایسے تعلقات مستحکم بخش دیتا ہے کہ وہ تلوار سے بھی نہیں ٹوٹ سکتے جو ٹکڑہ ٹکڑہ کرنا چاہتی ہے"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۲۹۴)

۲۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے قرآن شریف کے اس دعویٰ کو کہ وہ مدلل اور روشن ہے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"اس کتاب کی خوبی اور کمال یہ ہے کہ اس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں جو بات ہے مستحکم اور جو دعویٰ ہے وہ مدلل اور روشن اور علتِ نمائی اس کتاب کی هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ہے یعنی اس کتاب کے نزول کی غرض و غائیت یہ ہے کہ متقیوں کو ہدایت کرتی ہے"

(الحکم ۱۷ر جنوری ۱۹۰۴ء)

۷۔ Gordon Childe کا قلم اس حقیقت کو ان الفاظ میں آشکار کرتا ہے

"قرآن کا مصنف ایک برہانی اور عقلی دماغ کا انسان ہے (مصنف قرآن کریم کو الہامی کتاب نہیں مانتا) وہ اپنے ہر مضمون میں اس بات کی بڑی احتیاط کرتا ہے کہ کوئی دعویٰ بلا دلیل نہ ہو ..... وہ بار بار عقل کے اعتماد پر زور دیتا ہے۔ عقل سے کام نہ لینے والوں کو حیوان ٹھہراتا ہے اور عقل ہی کو حقائق کی کسوٹی پر ٹھہراتا ہے"

۳۔ اس زمانہ میں جبکہ مذاہب اور عالمی سیاست افراتفری کا شکار ہے۔ کوئی کتاب موجودہ خود ساختہ پریشانیوں کا حل تلاش نہیں کر سکی۔ آج دنیا کی حالت یہ ہے کہ "ارادے باندھتا ہوں۔ سوچتا ہوں توڑ دیتا ہوں" لیکن کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکی۔ یہاں بھی

Mr. Childe اقوام عالم کو تلقین کرتا ہے۔ "سب سے بڑی بات یہ ہے کہ قرآن نے اخلاق، خوفِ خدا، خدمتِ خلق، اور تصورِ آخرت کو سیاست سے بیگانہ نہیں رکھا اور یہی وہ چیز ہے جس سے موجودہ سیاست محروم ہے۔ اس محرومی نے دو بڑی جنگوں کا تماشہ دکھایا ہے۔ میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ، یورپ کے معاہدے، یورپ کی دفاعی تدابیر، یورپ کا سیاسی اتحاد اور بین الاقوامی پارلیمنٹ یا حکومت کی تجویز اور دوسری تمام تدابیر ناکام اور بے سود رہیں گی اگر اس کی بنیادوں میں خدا کے تصور اور اخلاقی قدروں کو جگہ نہ دی گئی۔ جہاں عالمی امن کے لئے بہت سے نسخے آزمائے گئے ہیں وہاں مذہب کا یہ نسخہ بھی آزما کر دیکھ لینا چاہئے اگر اس کے لئے کوئی تیار ہو تو میں مشورہ دونگا کہ وہ اس سلسلہ میں قرآن کو ہرگز نظر انداز نہ کرے کیونکہ اس کی راہنمائی اس سے بہتر اور کوئی کتاب انجام نہیں دے سکتی۔"

حضرت اقدس نے قوموں کی صلح کے لئے قرآن کو بنیاد ٹھہراتے ہوئے فرمایا۔

"قرآن کریم وہ قابلِ تعظیم کتاب ہے جس نے قوموں کی صلح کی بنیاد ڈالی اور ہر ایک قوم کے نبی کو مان لیا اور تمام دنیا میں یہ فخر خاص قرآن کریم کو حاصل ہے جس نے انبیاء کی نسبت ہمیں یہ تعلیم دی کہ

لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ

(پیغام صلح صفحہ ۳)

۴۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی (خدا کی ہزاروں برکتیں نازل ہوں اُن پر) نے کیا ہی سچ فرمایا تھا

"جو انسان ذرا سی سمجھ اور فکر کے ساتھ قرآن کریم کو پڑھے گا اس کو معلوم ہو جائے گا کہ دنیا کے تمام فلسفے اور علوم اس کے سامنے ہیچ ہیں اور سب حکیم اور فلاسفر اس سے بہت پیچھے رہ گئے ہیں"

(الحکم ۱۷ر اپریل ۱۹۰۰ء)

یہی بات ایک فرانسیسی مستشرق ڈاکٹر نے کہہ دی وہ کہتا ہے۔

"قدرت کی ازلی عنایت نے انسان کے لئے جو کتابیں تیار کی ہیں ان میں بہترین کتاب قرآن ہے اس کے نغمے انسان کی فلاح و خیر کے لئے فلاسفہ یونان کے نغموں سے کہیں اچھے ہیں۔ خدا کی عظمت سے اس کا حرف حرف لبریز ہے۔ قرآن علماء کیلئے ایک علمی کتاب ہے، شائقینِ لغات کے لئے ذخیرہ لغات، شعراء کے لئے عروض کا مجموعہ اور شرائع اور قوانین کا عام انسائیکلوپیڈیا ہے"

وَالْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَآءُ

۵۔ آخر میں بابا نانک کا ذکر بھی ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے قرآن حکیم کو افضل ترین کتاب قرار دیا۔ آپ فرماتے ہیں۔

"ترے کونٹاں بھالیاں ترے سودھے بید
توریت، انجیل، زبور پڑھ سن ڈٹھے وید
رہیا فرقان کتیبڑے کل جگ میں پروان"

یعنی میں نے تمام دنیا چھان ماری۔ ہر طرح سے غور کیا ہے توریت، انجیل، زبور اور وید وغیرہ کا بغور مطالعہ کیا ہے اور ان کتب کے تمام اسرار پڑھ کر اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ کل جگ میں تمام کتب کے مقابلہ میں قرآن مجید افضل ترین کتاب ہے جو پروان چڑھی۔

(اللہ اکبر اللہ اکبر)

موجودہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں "قرآن بہت عظیم کتاب ہے یہ رب المسلمین یا رب الانسان کی طرف سے نازل نہیں ہوا۔ بلکہ رب العالمین کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ عالمین کی بھلائی اس پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ وابستہ ہے اس لئے روئے زمین کے تمام انسانوں کو اس کی لازوال اور بے مثال تعلیم سے آگاہ کرنا ضروری ہے۔ اور اس کی ذمہ داری میرے اور تمہارے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ قرآن پڑھو قرآن سیکھو اور قرآن پر عمل پیرا ہو اور قرآن پر عمل پیرا ہو کر یورپ کو

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وسطی افریقہ میں ہمارا پہلا مشن

زیمبیا (۸)

(مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب سابق مبلغ زیمبیا)

جب امیگریشن اتھارٹیز کی طرف سے یہ مایوس کن جواب مل گیا کہ تین ماہ کا ویزا ختم ہونے پر نہ مجھے زیمبیا میں قیام کی اجازت ہوگی اور نہ ہی ویزا کی مدت بڑھائی جائے گی اور خاکسار کو بہر حال ملک چھوڑنا ہوگا تو خاکسار بہت پریشان ہوا اور ایسے خیالات دل میں بار بار آتے کہ آخر کار مجھے ناکام و نامراد ہی واپس جانا ہوگا۔ اس ملک میں میرا کھیل ختم ہوا اور زیمبیا کے نئے تقرر سے پہلے کا وہ خیال ذہن میں آتا کہ سیرالیون اور نائیجیریا کے سابقہ تجربہ کی بنا پر مجھے کامیابی نصیب ہوگی۔ اور اپنی وہ گفتگو بھی یاد آتی جو خواب میں خاکسار نے چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے کی تھی کہ ابتلا اس لئے آتے ہیں کہ انسان اپنی کمزوری اور بے اختیار حیثیت کے آئینے میں خدا کو پہچان لے۔

ایک مرتبہ خاکسار چی بولیا سے شہر کی طرف سڑک چھوڑ کر شارٹ کٹ کرنے کے لئے جھاڑیوں میں سے گزرتا ہوا جا رہا تھا کہ ٹانگ اور پاؤں نے درد کی شدت کی وجہ سے جواب دے دیا۔ میرا شہر پہنچ کر بھی منسٹری آف ہوم افیرز تک پہنچنے کے لئے کئی میل کا سفر طے کرنا تھا۔ خاکسار زمین پر بیٹھ کر اور پاؤں پکڑ کر بے اختیار رو پڑا اور خدا سے کہا اے میرے پیارے خدا میری جان کے مالک اللہ بس اب بہت ہو چکی میری آزمائش کو ختم کر دے۔ آخر میں تیرے ہی کام کے لئے جا رہا ہوں۔ یہ ٹانگ اور پاؤں کی درد تو ختم کر دے۔ مطلوبہ وزارت کے دفتر میں پہنچ کر بعض افسروں سے ملا لیکن ناکام ہی واپس لوٹنا پڑا۔

رات کو جب سب سو رہے تھے چپکے سے گھر سے نکل کر ایک ویران جگہ میں سجدہ میں گر پڑا اور خدا کے آگے رویا کہ اے خدا میں تیرے آگے دل سے اعتراف کرتا ہوں کہ میں حقیر کرم خاکی کچھ بھی تو نہیں ہوں۔ اے خدا کیا میں ناکام ہی واپس جاؤں گا اور کیا حضرت صاحب کو جا کر یہی رپورٹ دوں گا کہ آپ کا خادم پوری طرح فیل ہو کر آگیا ہے۔ اے خدا اب تو مجھے تھام لے اور گرنے سے بچا لے۔

جب واپس آکر سو گیا تو خواب میں دیکھا کہ کسی جنگل میں بے یار و مددگار کھڑا ہوں اور سوچتا ہوں کہ اب یہاں سے کس طرف اور کیسے جاؤں اچانک دور ایک اینٹوں کا بنا ہوا شکستہ سا کمرہ نظر آیا اور اس کی اوٹ میں ایک کار کا اگلا حصہ نظر آیا۔ خیال آیا کہ وہاں جا کر حالات کا جائزہ لوں اور دیکھوں کہ کیا اس کار کے ذریعہ میرا یہاں سے جانا ممکن ہے۔ ابھی آگے نہ بڑھا تھا کہ کار حرکت میں آئی اور جنگل میں غائب ہو گئی لیکن پھر دائیں جانب درختوں میں سے نمودار ہو گئی اور پندرہ بیس قدم کے فاصلہ پر آکر رک گئی۔ آگے بڑھ کر دیکھا کہ اس کی پچھلی سیٹ پر تین شخص بیٹھے ہیں آگے ڈرائیور کے ساتھ کی سیٹ خالی ہے۔ اور آگے بڑھ کر اندر جھانکا تو معلوم ہوا کہ درمیان میں مشرقی افریقہ کے سابق رئیس التبلیغ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ہیں انکے بائیں ہاتھ مکرم فضل الٰہی انوری صاحب اور دائیں قاضی نعیم الدین صاحب بیٹھے ہیں۔ اور یوں محسوس ہوا کہ مجھے دیکھ کر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے میرے لئے ہی موٹر کو لائی ہے خاکسار دروازہ کھول کر اگلی سیٹ پر بیٹھ گیا اور کار چل پڑی اور دل میں آیا کہ صرف دو منٹ کی بات تھی اگر ان دو منٹوں میں اس کمرے کی طرف روانہ ہو چکا ہوتا تو کار یہاں سے جا چکی ہوتی اور یہیں خواب ختم ہو گئی۔

صبح اٹھ کر غور کیا کہ اس خواب سے کیا راہنمائی کی گئی ہے۔ یہ دسمبر کی ۱۸ر تاریخ تھی ۲۲ر کے بعد سرکاری دفاتر بڑے دنوں کے لئے بند ہو رہے تھے۔ اور ۲۷ کو دوبارہ کھلنے تھے اور پھر ۳۱ر دسمبر سے ۳ر جنوری ۱۹۷۲ء تک پھر بند ہو جانے تھے اور ۱۳ر جنوری کو مجھے ملک چھوڑنا تھا۔ اس مختصر عرصہ میں کیا ہو سکتا تھا۔ خواب کی راہنمائی یہ سمجھ آئی کہ اس وقت کو ضائع نہ کیا جائے اور تگ و دو شروع کر دی جائے۔ خدا کا نام لے کر سکیم بنا کر فوری اقدام مبارک ہوگا اور خدا کی طرف سے برکت اور اس کا فضل شامل حال ہوگا اور خدا کی کوئی نہ کوئی نعمت اور انعام میرے انتظار میں ہے اور یہ سکیم ذہن میں آئی کہ امیگریشن آفیسر نے جو یہ اشارہ دیا تھا کہ ورک پرمٹ کے حصول کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ میرے ملک چھوڑنے پر زیمبیا کی کوئی تسلیم شدہ تنظیم (RECOGNISED BODY) حکومت کے پاس میرے لئے ورک پرمٹ (WORK PERMIT) کی درخواست داخل کرے۔ اس کا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

محترم کبیر احمد بھٹی صاحب سے مشورہ کیا کہ کیوں نہ جماعت احمدیہ زیمبیا کی رجسٹریشن کرا لی جائے۔ اس میں محترم چوہدری محمد شریف صاحب (مرحوم) کا نام بطور پریذیڈنٹ اور محترم کبیر بھٹی صاحب کا نام بطور جنرل سیکرٹری درج کرایا جائے بھٹی صاحب نے فرمایا کوشش کرنے میں تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن ایسی رجسٹریشن کے حصول میں کم از کم ایک سال لگ جائے گا۔ اول تو اس کے لئے درخواست کی بہت سی شرائط ہیں اور کئی مراحل ہیں۔ مثلاً یہ کہ اس کے لئے جماعت کے (بالخصوص افریقن) ممبروں کی ایک خاص تعداد زیمبیا میں موجود ہونی چاہیئے اور درخواست کے ساتھ اس تنظیم کی ایک کنسٹی چیوشن (CONSTITUTION) منسلک ہونی چاہیئے یہ سب شاید کسی وکیل کے بغیر نہ ہو سکے۔ وغیرہ۔ اور پھر اگر درخواست داخل کر بھی دی گئی اور تم یہاں سے چلے گئے تو اس کی مزید پیروی کرنے اور افسروں کے پیچھے پڑنے کی بھاگ دوڑ کے لئے یہاں کسی کے پاس وقت نہ ہوگا۔ سب اپنے اپنے کاموں میں بے انتہا مصروف ہیں۔

اس کے بعد خاکسار مکرم چوہدری محمد شریف صاحب کے پاس مشورہ کے لئے گیا۔ انہوں نے بھی یہی مشورہ دیا کہ کوشش کر دیکھنے میں تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن یہ ایک بڑا لمبا PROCESS ہوتا ہے اور بتایا کہ کینیا میں اس کے لئے بیس سال سے کوشش جاری تھی پھر نہ جانے کامیابی اگر ہوئی تو کب۔ جبکہ وہاں بارسوخ احمدیوں کی اچھی خاصی تعداد موجود تھی یہاں تو جب تک دن رات پیچھے نہ پڑے رہو کوئی سرکاری کام سرانجام نہیں پاتا۔

اگر خاکسار کا قیام شہر میں ہوتا تو مراحل کو سر کرنے میں کچھ سہولت ہوتی لیکن "چی بولیا" میں بیٹھ کر اور پھر بیماری کی حالت میں اور ہاتھ میں معقول رقوم ہونے کے بغیر تو یہ کام پہاڑ معلوم ہونے لگا۔

نائیجیریا مشن کے بائی لاز کا کچھ خاکہ ذہن میں تھا۔ محمد ادریس صاحب کا کمرہ تو مہمانوں سے بھرا رہتا اور یکسوئی سے کچھ لکھنا پڑھنا مشکل تھا۔ شہر میں سب سے بڑے سٹور C.B.C کے عقب میں چاچا چار روڈ پر ایک پولینڈ لیڈی ڈاکٹر کی ایک بڑی بلڈنگ PROTEA HOUSE تھی جس کے ایک حصہ میں وہ پریکٹس کرتی تھی اور باقی کمرے کاروباری لوگوں کو کرائے پر دیئے ہوئے تھے اور پیچھے ایک وسیع صحن تھا جس کا گیٹ C.B.C سٹور کی طرف کھلتا تھا۔ گیٹ کے ساتھ ہی دو کمرے تھے۔ جس میں پولینڈ کا ایک کاریگر ٹائپ رائٹر مشین مرمت کرتا تھا۔ (یہ تفصیل اس لئے لکھی ہے کہ اس جگہ کا بعد میں بھی ذکر آنا ہے) اس پولش کاریگر سے تین کوارٹر (۴۵ روپے) روزانہ پر ٹائپ مشین کرائے پر لی۔ اس کی دوکان کے ملحق ایک چھوٹا سا شیڈ (SHED) خالی پڑا تھا جس میں ایک شکستہ میز بھی پڑی تھی۔ اس میں بیٹھ کر تین دن میں کنسٹی چیوشن لکھی اور ٹائپ کی۔ خیال آیا کہ اگر مشن قائم کرنے کی اجازت مل جائے تو اس شیڈ کو ہی کرائے پر لے کر اس پر مشن کا بورڈ لگا لیا جائے۔ محترم بھٹی صاحب کے صاحبزادے مکرم بشیر احمد صاحب سے میں نے ذکر کیا کہ میں نے C.B.C سٹور کے پاس ایک جگہ مشن کا دفتر قائم کرنے کی تاڑی ہے۔ وہ ہنسے اور کہا کہ وہ جگہ تو سب سے مہنگی ہے۔ وہاں تو ایک کمرہ بھی شاید (جلد) سو کوارٹر (چھ ہزار روپیہ) ماہوار سے کم پر نہ ملے۔

کنسٹی چیوشن تیار ہونے پر رجسٹریشن کی درخواست کے بڑے بڑے فارم (تقریباً ۲½ فٹ) حاصل کئے اور محترم بھٹی صاحب نے اپنے دفتر میں ٹائپ کر کے پُر کر دیئے اور محترم بھٹی صاحب اور چوہدری صاحب کے اور اپنے دستخطوں کے ساتھ مشن کی مہر لگا کر عید ۲۲ دسمبر کو لوساکا ٹاؤن ہال کی رجسٹریشن برانچ میں درخواست جمع کرا دی۔

تعطیلات کے بعد ۲۷ر دسمبر کو اس کلرک کے پاس گیا جس کے پاس درخواست جمع کرائی تھی۔ اور پوچھا کہ کیا درخواست کا کچھ بنا۔ اس نے کہا آج ہی تو دفتر کھلے ہیں میں نے تو اسے ابھی رجسٹر پر بھی نہیں چڑھایا۔ اب میں ایک ضروری کام پر فوری طور پر جا رہا ہوں کل اسے رجسٹر میں درج کروں گا اور کہا بھئی یہ رجسٹریشن کے کام اتنی جلد نہیں ہوتے اس پر تو مہینوں لگ جاتے ہیں۔ بہر حال ۲۸ر کو اس نے اسے درج کروایا۔ گویا درخواست ۲۸ر کو ہی داخل کی گئی۔ اور اس نے کہا کہ اب ۳ر جنوری سے پہلے دریافت کرنے نہ آنا۔ لیکن خاکسار ۲۹ر اور ۳۰ر کو بھی گیا۔ گو بے سود۔

۳ر جنوری کو جا کر دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ تمہارے کاغذات پولیس کو بھجوا دیئے گئے ہیں۔ لیکن پولیس انسپکٹر جس نے اس پر کارروائی کرنی ہے وہ دورہ پر گیا ہوا ہے اور چار پانچ دن کے بعد واپس آئیگا۔

خاکسار نے اس سے پولیس انسپکٹر کا نام پوچھا۔ پہلے تو لیت و لعل کرتا رہا بالآخر بتایا کہ اس کا نام MR-TEMBO ہے۔

پولیس ہیڈ کوارٹرز گیا۔ اس نام کا کچھ اتہ پتہ نہ ملا۔ پھر رجسٹریشن کلرک کے پاس آیا اس نے بتایا کہ اس کا دفتر آخری منزل پر فلاں سمت میں ہے اور کہا کہ جب وہ یہاں ہے ہی نہیں تو تم کیا کرو گے جا کر اور جب وہ آئے گا تو بھی تمہیں ATTEND نہیں کرے گا کیونکہ یہ سراسر خفیہ کارروائی ہوتی ہے۔ پولیس ہیڈ کوارٹر یہاں سے کافی دور تھا۔ تھکاوٹ کی وجہ سے گھر کا راستہ لیا لیکن کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد پھر لوٹا اور پولیس ہیڈ کوارٹر کا رخ کیا اور MR-TEMBO کے دفتر کے اندر سے بند

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دروازے کو ہلکی سی دستک دی۔

ایک پولیس آفیسر نے دروازہ کھولا۔ میں نے کہا میں MR. TEMBO سے ملنا چاہتا ہوں۔ شاید اُس نے سمجھا کہ میں انڈین کاروباری آدمی ہوں (جو وہاں بڑے مالدار سمجھے جاتے ہیں) فوراً بشاشت سے کہا۔ اندر آجاؤ میں ہی MR. TEMBO ہوں اور مجھے کرسی پر بیٹھنے کو کہا۔ جب خاکسار نے اپنا تعارف اور اپنا مقصد بتایا تو اُس کا موڈ (MOOD) بدل گیا اور کہا تمہارے کاغذات ابھی میرے پاس نہیں آئے لیکن تم یہاں کیوں آئے ہو۔ جب تمہارے کاغذات آئیں گے تو جانچ پڑتال اور تحقیقات کے شعبہ میں بھیجے جائیں گے اور پھر جب یہ واپس آئیں گے تو میں اپنے نائبین کی میٹنگ بلاؤں گا جس میں اس پر غور و خوض ہوگا کہ اس کی رجسٹریشن کی سفارش کی جائے یا نہ۔ وغیرہ۔

خاکسار نے عرض کی اگر آپ مجھے چند منٹ عنایت فرمائیں تو میں اپنے مشن اور اس کے کام کی نوعیت سے آپ کو متعارف کروں تاکہ میٹنگ میں غور و خوض کے وقت اس کے خاص پہلو معلوم ہونے کی وجہ سے آپ کو فیصلہ کرنے میں سہولت ہو۔

انہوں نے کہا اب تم آ ہی گئے ہو تو چلو چند منٹ میں بات کر لو۔ خاکسار نے چند باتیں کیں تو اُن کو کچھ دلچسپی ہوئی اور پھر خود بعض کوائف دریافت کئے۔ جب رخصت ہونے لگا تو کہا۔ آپ یہاں دوبارہ نہ آنا جہاں درخواست جمع کرائی تھی وہاں سے ہی دریافت کرنا اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ افسوس ہے کہ تمہارے کاغذات ہی نہیں آئے ورنہ کیس کی نوعیت کے مطابق کچھ کرتا۔ خاکسار نے عرض کی میں صرف کل ایک مرتبہ پھر آپ کے پاس آنا چاہتا ہوں۔ اُس نے کہا وہ کس لئے؟ خاکسار نے عرض کی میں چند کتابیں آپ کو تحفۃً پیش کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ آپ کے لئے دلچسپی کا باعث ہوگی۔ اُس نے مسکرا کر کہا بہت اچھا صرف کل آجانا۔

یہاں سے خاکسار پھر رجسٹریشن کلرک کے پاس گیا اور اُسے بتایا کہ میں مسٹر ٹیمبو کو مل آیا ہوں انہوں نے بتایا ہے کہ وہاں میرے کوئی کاغذات نہیں پہنچے۔ اُس نے کہا حیرت ہے مجھے تو کاغذات پہنچانے والے نے یہی بتایا تھا کہ وہ دَورے پر جا چکا ہے اور مجھے وہ رجسٹر دکھایا جس میں پولیس انسپکٹر کو جانے والی ڈاک درج کی جاتی ہے کہ یہ دیکھو تمہارا نام درج ہے۔

یہاں سے خاکسار محترم بھٹی صاحب کے گھر گیا جو یہاں سے کافی دُور تھا (پیدل چلنے کے لحاظ سے) اور اُن سے انگریزی ترجمہ والا قرآن - AFRICA SPEAKS اور "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا انگریزی ترجمہ لیا اور وہیں آرام کر کے رات کو چی بولیا آگیا۔

اگلے روز یہ تینوں کتابیں لے کر پولیس انسپکٹر کے دفتر گیا۔ کتابیں پیش کیں جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ رکھ لیں۔ اور چند منٹ کی باتوں میں بتایا کہ ہمارے مشن کا چونکہ نہ سیاست سے تعلق ہے اور نہ تجارت سے کوئی سروکار۔ آپ صاحبِ اختیار ہیں چاہیں تو کاغذات کو بغیر لمبی چوڑی تحقیقات کی نذر کرنے کے اور بغیر میٹنگ بلائے بھی ان پر اپنے دستخط کر کے پاس کر سکتے ہیں اُس نے کہا ہاں مجھے ایسا اختیار تو ہے لیکن اس کی وجہ کوئی نہیں اچھا آپ جائیے لیکن دریافت کرنے کے لئے رجسٹریشن کلرک کے پاس ہی جانا یہاں نہ آنا۔ خاکسار نے عرض کی اگر اجازت دیں تو صرف ایک بات ابھی کرنی ہے۔ اور وہ یہ کہ رجسٹریشن آفس سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ میرے کاغذات آپ کے دفتر کو بھیجے جا چکے ہیں۔ اُس نے کہا میری نظر میں تو ابھی کوئی اس نام کے کاغذ نہیں آئے لیکن ٹھہرو میں تمہاری تسلی کرا دیتا ہوں اور ٹیلیفون پر کسی کو کہا کہ رجسٹریشن کی جتنی درخواستیں آئی ہوئی ہیں وہ بھیج دو۔ اور چند منٹ میں ایک شخص بہت سے ایسے کیسز (CASES) کے بہت سے کورز (COVERS) اٹھا لایا اور اُن کے پاس فرش پر اڑھائی تین فٹ اُونچا پلندہ رکھ دیا انسپکٹر نے مجھ سے کہا دیکھو کسی کور (COVER) پر تمہارا نام ہے۔ خاکسار نے سب کو ایک ایک کر کے دیکھا لیکن ندارد۔ اُس پر اُس نے کہا کیا اب تسلی ہوگئی کہ تمہارا کیس ابھی نہیں آیا اور جب وہ آئے گا۔ تو اُس کا نمبر ان سب کے بعد ہوگا۔ بہرحال تمہارا کیس اگر آیا ہوتا تو میں کچھ کرتا۔

خاکسار نے عرض کی کہ اگر آپ میری وجہ سے کوفت کو ذرا سا اور برداشت کریں تو عرض کروں کہ آپ براہ مہربانی ڈسپیچ (DESPATCH) کے شعبہ سے بھی دریافت کر لیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ آیا ہو لیکن آپ کو پیش ہونے والے کاغذات کے رجسٹر پر ابھی نہ چڑھا ہو۔ انہوں بادل ناخواستہ مذکورہ شعبہ کو ٹیلیفون کیا تو ایک لیڈی کلرک ایک رجسٹر اور ایک کور (COVER) لائی۔ انہوں نے کور (COVER) میری طرف بڑھاتے ہوئے پوچھا کیا یہ تمہارا کیس ہے۔ اس پر احمدیہ لکھا ہوا تھا۔ میں نے عرض کی ہاں یہی میرا کیس ہے۔ اُس نے کہا لیکن اس کی باری پر حسبِ دستور ساری کارروائی ہوگی اور تحقیقات کے بعد میں سب انسپکٹرز کی میٹنگ کال کروں گا میں نے عرض کی آپ ہی نے فرمایا تھا کہ اگر تمہارا کیس آیا ہوتا تو میں کچھ کرتا۔ اب آپ سے اُمید واثق ہے کہ آپ ضرور کچھ کریں گے

یہ کہہ کر میں دفتر سے نکل آیا اور سیدھا "چی بولیا" آگیا۔ (باقی)

باہمی اتفاق و محبت

حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

جماعت کے اہم اتفاق و محبت پر میں پہلے بہت دفعہ کہہ چکا ہوں ..... اُس کا انجام اچھا نہیں۔ الحکم ۱۷ر اپریل ۱۹۰۰ء

"جماعت کے باہم اتفاق و محبت پر میں پہلے بہت دفعہ کہہ چکا ہوں۔ کہ تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو۔ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہی تعلیم دی تھی کہ تم وجودِ واحد رکھو ورنہ ہوا نکل جائے گی۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لئے ہے کہ باہم اتحاد ہو۔ برقی طاقت کی طرح ایک کی خبر دوسرے میں سرایت کرے گی۔ اگر اختلاف ہو اتحاد نہ ہو۔ تو پھر بے نصیب رہو گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپس میں محبت کرو اور ایک دوسرے کے لئے غائبانہ دعا کرو۔ اگر ایک شخص غائبانہ دُعا کرے۔ تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی ایسا ہی ہو۔ کیسی اعلیٰ درجہ کی بات ہے اگر انسان کی دُعا منظور نہ ہو۔ تو فرشتہ کی تو منظور ہوتی ہے۔ میں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس اختلاف نہ ہو۔

میں دو ہی مسئلے لیکر آیا ہوں اوّل خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو یہی دلیل تھی جو صحابہؓ میں پیدا ہوئی تھی۔ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ۔ یاد رکھو تالیف ایک اعجاز ہے یاد رکھو۔ جبتک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو۔ کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ وہ مصیبت اور بلا میں ہے۔ اس کا انجام اچھا نہیں۔)

اسلامی پردہ سے مراد

حضرت اقدس نے فرمایا

"آج کل پردہ پر حملے کئے جاتے ہیں۔ لیکن یہ لوگ نہیں جانتے کہ اِسْلَامِیْ پَرْدَہ سے مراد زندان نہیں بلکہ ایک قسم کی روک ہے کہ غیر مرد اور عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے۔ جب پردہ ہوگا۔ ٹھوکر سے بچیں گے ایک منصف مزاج کہہ سکتا ہے۔ کہ ایسے لوگوں میں جہاں غیر مرد و عورت اکٹھے بلا تامل اور بے محابا مل سکیں۔ سیریں کریں۔ کیونکہ جذباتِ نفس سے اضطراراً ٹھوکر نہ کھائیں گے۔ بسا اوقات سُننے اور دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسی قومیں غیر مرد اور عورت کے ایک مکان میں تنہا رہنے کو حالانکہ دروازہ بند بھی ہو۔ کوئی عیب نہیں سمجھتیں۔ یہ گویا تہذیب ہے۔ انہی بد نتائج کو روکنے کے لئے شارع اسلام نے وہ باتیں کرنے کی اجازت ہی نہ دی جو کسی کی ٹھوکر کا باعث ہوں۔ ایسے موقعہ پر یہ کہدیا کہ جہاں اس طرح غیر محرم مرد و عورت جمع ہوں تیسرا اُن میں شیطان ہوتا ہے۔ ان ناپاک نتائج پر غور کرو۔ جو یورپ اس خلیع الرسن تعلیم سے بھگت رہا ہے۔ بعض جگہ بالکل قابلِ شرم طوائف نہ زندگی بسر کی جارہی ہے۔ یہ انہیں تعلیمات کا نتیجہ ہے۔ اگر کسی چیز کو خیانت سے بچانا چاہتے ہو تو حفاظت کرو لیکن اگر حفاظت نہ کرو۔ اور یہ سمجھ رکھو کہ بھلے مانس لوگ ہیں۔ تو یہ یاد رکھو کہ ضرور وہ چیز تباہ ہوگی اسلامی تعلیم کیسی پاکیزہ تعلیم ہے کہ جس نے مرد و عورت کو الگ رکھ کر ٹھوکر سے بچایا اور انسان کی زندگی حرام اور تلخ نہیں کی جس کے باعث یورپ نے آئے دن کی خانہ جنگیاں اور خودکشیاں دیکھیں۔ بعض شریف عورتوں کا طوائفانہ زندگی بسر کرنا ایک عملی نتیجہ اس اجازت ہے جو غیر عورت کو دیکھنے کے لئے دی گئی۔ (رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

درخواستِ دعا

میری والدہ محترمہ اہلیہ شیخ عبدالرشید شرما صدر جماعت احمدیہ شکارپور سندھ کچھ عرصہ سے علیل ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ نیز میرے والد محترم کی صحت و تندرستی کے لئے بھی درخواستِ دعا ہے۔

(شیخ مظفر احمد شرما قائد خدام الاحمدیہ شکارپور، سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- قرآن کریم منوہ سے آگے

علمی میدان میں بھی شکست دو تا وہ بھی اسلام قبول کریں اور قرآنی تعلیم پر عمل پیرا ہوں"

(دورۂ مغرب ۱۴۰۰ھ صفحہ ۳۵)

آپنے جماعت کے افراد کیلئے دعا فرمائی کہ

" خدا تعالیٰ تمہیں قرآن کی اور قرآن لانے والے مقدس وجود (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت سے مالا مال کرے۔ قادر مطلق خدائے واحد کی محبت تمہارے دلوں میں جانگزیں ہو۔ جس نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر قرآن نازل کیا اور خدائے واحد کے بعد قرآن لانے والے کی محبت سے تمہارے دل سرشار ہوں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ تم سب پر اپنا فضل نازل کرے۔ ہر میدان میں تمہارا حامی و ناصر اور معین و مددگار ہو۔ وہ تمہیں ہر وہ چیز عطا کرے جس کا وعدہ اس نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہے ....."

(ایضاً)

اے خدا تو ایسا ہی کر۔ اے خدا تو ایسا ہی کر)

درخواستِ دعا

● خاکسار کی عزیزہ اور کرم الٰہی بخش صاحب صدر حلقہ ڈی ٹائپ کالونی فیصل آباد کی بہو کافی عرصہ سے پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ تین اپریشن پہلے ہو چکے ہیں اس وقت سول ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہے اور اب پھر ۵ر نومبر ۱۹۸۱ء کو چوتھا اپریشن ہو رہا ہے احباب جماعت سے خاص الخاص دعاؤں کی درخواست ہے۔ خاکسار کو بھی کئی ایک پریشانیاں لاحق ہیں ان کی دوری کے لیے بھی احباب سے درخواست دعا ہے۔

(شفاقت حیات نیر دارالنصر غربی ربوہ)

● محترم میاں غلام احمد صاحب آف انصاف کمپنی کا سول ہسپتال فیصل آباد میں پیٹ کا اپریشن ہوا ہے۔ اُن کے معدہ میں اچانک درد ہوا اور سول ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا اور ڈاکٹروں کے مشورہ کے بعد اُن کا اپریشن ہوا احباب جماعت سے اُن کی کامل صحت یابی کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

میاں مبارک احمد

(انصاف کمپنی نیو گرین مارکیٹ فیصل آباد فون نمبر ۲۷۹۲۶)

● میرے ایک نہایت ہی عزیز مکرمی جناب خالد پرویز صاحب مقیم بلنگھم کینٹ (انگلینڈ) ان دنوں شدید علیل ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی اور درازیٔ عمر کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

عبدالقدیر ملک

(ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر دارالعلوم شرقی ربوہ)

● میری چچی جان محترمہ صادقہ صاحبہ آف کراچی عرصہ سے بیمار ہیں اور میرے چھوٹے بھائی منیر احمد کھوکھر کا آنکھوں کا اپریشن جیمیہ ہسپتال ڈسکہ میں ہوا ہے دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔

طاہر احمد کھوکھر

(محلہ ٹھٹھیاراں ڈسکہ)

شکریہ احباب و درخواستِ دعا

میرے خسر محترم جناب مرزا محمد صادق صاحب آف کوئٹہ کی وفات پر کثیر تعداد افرادِ جماعت نے خود تشریف لا کر اور خطوط اور قراردادوں کے ذریعہ تعزیت و اظہار ہمدردی فرمایا۔ خاکسار، اہلیہ اور جملہ لواحقین و پسماندگان ان کے ممنون ہیں اور شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ان تمام خطوط کا جو کہ کثیر تعداد میں ہیں جواب دینا بوجہ مصروفیات مشکل امر ہے لہٰذا بذریعہ تحریر ہذا جملہ کرم فرماؤں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

(سید بصیر حسین شاہ مکان نمبر ۷/۲-۶ طوغی روڈ کوئٹہ)

گمشدہ نقدی

خاکسار کے دو صد روپے کوارٹر نمبر ۶۴ تحریک جدید سے گولبازار دفاتر خدام الاحمدیہ تحریک جدید۔ قصر خلافت جاتے ہوئے ۲۷-۱۰-۸۱ کو کہیں راستہ میں گر گئے ہیں۔ جن صاحب کو ملے ہوں براہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون فرماویں۔ شکریہ النقدی پہنچانے والے صاحب کو انعام بھی دیا جائے گا۔

ملک اللہ بخش (واقف زندگی)

وکالت دیوان تحریک جدید (کوارٹر نمبر ۶۴ تحریک جدید ربوہ)

سلائیڈز کی نمائش

الطاف پارک میں چوہدری سیف علی صاحب کے مکان پر مورخہ ۲۶ر ستمبر ۱۹۸۱ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں صدارت قائد صاحب قیادت دہلی گیٹ مکرم منیر احمد صاحب جاوید نے کی۔ مکرم محمد یعقوب صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ ازاں بعد مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب سابق مبلغ سویڈن و ناروے حال دارالذکر لاہور نے سلائیڈز دکھائیں جن کے ذریعہ پاکستان کے علاوہ سویڈن۔ ناروے۔ انگلستان۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ۔ مشرقی افریقہ، مغربی افریقہ، سپین اور جاپان میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ تبلیغ۔ تعمیر مساجد اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے دورہ کے مناظر دکھائے گئے۔ مولوی صاحب ساتھ ساتھ تشریح بھی کرتے اور بتاتے جاتے تھے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ جماعت کو دنیا کے مختلف ممالک میں خدمت دین کی توفیق دے رہا ہے اور ہمارے امام بنفس نفیس دیارِ غیر میں جا کر وہاں کے لوگوں کو پیغام حق دیتے اور خدا تعالیٰ کی طرف لوگوں کو بلاتے رہے۔ یہ پروگرام ۱½ گھنٹہ تک جاری رہا اس اجلاس میں حاضری ۲۰۰ افراد پر مشتمل تھی جن میں مرد اور عورتیں شامل تھیں۔ ۵۰۰ کے قریب مرد و زن غیر از جماعت تھے۔ یہ پروگرام احباب کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوا۔

(زعیم حلقہ چاہ میراں۔ قیادت دہلی گیٹ۔ لاہور)

مجلس انصار اللہ ضلع کراچی سے خطاب

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے قیام کراچی کے دوران از راہِ شفقت مجلس انصار اللہ ضلع کراچی کو خصوصی خطاب کا شرف بخشا۔ حضور ۳۱ر اگست شام ۵½ بجے اپنی قیام گاہ واقع ڈیفنس سوسائٹی کے وسیع لان پر حاضر انصار سے خطاب کرنے کے لئے رونق افروز ہوئے۔ پہلے ناظم صاحب ضلع کراچی مکرم نعیم احمد خانصاحب کی سرکردگی میں مجلس عاملہ کے اراکین نے حضور سے مصافحہ کرنے کا شرف حاصل کیا۔ ازاں بعد جب حضور کرسیٔ صدارت پر تشریف فرما ہوئے تو تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ بعد ازاں حضور نے تمام انصار سے عہد دہروایا اور پھر ناظم صاحب ضلع سے گذشتہ چھ ماہ کی کارگذاری کے بارے میں استفسار فرمایا۔ مکرم نعیم احمد خان صاحب نے مختصر طور پر مجلس کی مساعی کا ذکر کیا جس میں نماز فجر میں احباب کی کثرت کے ساتھ شرکت، مختلف مساجد میں حاضری کی صورت حال، انصار کی تربیتی سرگرمیوں اور اصلاح و ارشاد کے بعض امور کا ذکر تھا۔ حضور ساتھ ساتھ اپنے قیمتی خیالات اور نصائح پر مشتمل تبصرہ فرماتے گئے۔ حضور نے فرمایا کہ ہر چیز کی اہمیت کا اندازہ معرفت پر منحصر ہوتا ہے۔ جتنی زیادہ کسی چیز کی معرفت ہوگی اُتنی ہی زیادہ اس کی محبت پیدا ہوگی اسی لئے اللہ تعالیٰ، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معرفت کی ضرورت ہے۔ قرآن کریم تمام علوم کا سرچشمہ ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ قرآنِ کریم کا ترجمہ سیکھیں اور جنہیں قرآن کریم کا ترجمہ آتا ہے وہ قرآن کریم کے مطالب اور تفسیر پر غور کریں۔ حضور نے اس کے ساتھ ساتھ دنیوی علوم کی طرف توجہ دینے پر بھی زور دیا۔ نیز فرمایا کہ ہر چیز بنی نوع انسان کے لئے مسخر کی گئی ہے اس لئے انصار کو چاہیئے کہ اپنے ان تمام خدام سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ حضور نے انصار کو ورزش کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اس سلسلے میں فرمایا کہ سائیکل چلانا اچھی ورزش ہے۔ شعبۂ تربیت نے حضور کے گذشتہ سال کے ارشادات کے اقتباسات پر مشتمل ایک مختصر کتابچہ شائع کر کے اس موقع پر تقسیم کیا تھا۔ حضور نے اسے بھی ملاحظہ فرمایا اور بعض اصلاح طلب امور کی نشاندہی کی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ایمان افروز خطاب تقریباً سوا گھنٹہ جاری رہا۔ اس کے بعد حضور نے دعا کرائی اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے تحفے کے ساتھ اندرونِ خانہ تشریف لے گئے۔

اس اجلاس میں خدا کے فضل سے انصار بڑی کثرت کے ساتھ شریک ہوئے۔ ضلع کراچی کی تمام مجالس اپنے زعماء اعلیٰ کی سرکردگی میں لائنوں میں حاضر تھیں۔ انصار احباب نے اپنے پیارے امام ہمام کے ارشادات بڑی توجہ سے سُنے جو ان کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث بنے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور آپ کی سرکردگی میں جماعت ساری دنیا میں دینِ حق کا پرچم بلند کرنے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والوں کی بہت بڑی جماعتیں تیار کرنے کی توفیق پائے۔ آمین۔

(مہتمم اشاعت مجلس انصار اللہ ضلع کراچی)

جو خدا کے لئے ہوتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنی طرف آنے والے کی سعی اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۴۴)

ادائیگی زکوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور اموال کو بڑھاتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گوٹھ عنایت اللہ ضلع سکھر میں تربیتی اجتماع کا انعقاد

جماعت احمدیہ گوٹھ عنایت اللہ ضلع سکھر کے زیر اہتمام ایک تربیتی اجتماع مورخہ ۲۵/۹/۸۱ بروز جمعہ صبح نو بجے زیر صدارت مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع سکھر و جیکب آباد منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک مکرم چوہدری غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر ۳۲ نے کی اور نظم مکرم مبارک احمد صاحب بھٹی نے خوش الحانی سے پڑھی۔ درس قرآن کریم مکرم جناب حمید اللہ صاحب خالد مربی سلسلہ عالیہ سکھر نے اور درس حدیث مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ریحان مربی سلسلہ عالیہ رحمٰن آباد ضلع نواب شاہ نے دیا۔ اس کے بعد مکرم فیروز احمد صاحب طارق قائد ضلع سکھر نے کشتی نوح سے تعلیم کا حصہ پڑھ کر سنایا جس کے بعد مکرم رشید احمد صاحب قائد مجلس اباڑو نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ریحان مربی سلسلہ عالیہ نے "سیرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم" پر سندھی زبان میں تقریر فرمائی۔ اس کے بعد چند اطفال کی دلجوئی کے لئے انہیں چھوٹے چھوٹے مضامین پڑھنے کی اجازت دی گئی۔ پھر مکرم بے وس کملا صاحب (سرائیکی شاعر ڈیرہ غازیخان والا) نے سرائیکی زبان میں نعت رسول مقبول پڑھی۔ اس کے بعد مکرم محمد ارشد صاحب قائد مجلس گوٹھ عنایت اللہ نے نماز کا ترجمہ سندھی زبان میں کر کے سنایا اور مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب نے حضرت اقدس کی آمد کی غرض اور ہمارے فرائض" پر تقریر کی۔

پروگرام کے مطابق ایک گھنٹہ سوال و جواب کے لئے مقرر تھا۔ اس میں حاضرین نے بڑے شوق کے ساتھ حصہ لیا اور متعدد سوالات کئے جن کے جوابات علمائے کرام نے احسن پیرایہ میں دیئے۔ ساڑھے بارہ بجے سے لے کر ڈیڑھ بجے تک کھانے اور تیاری نماز کا وقفہ تھا۔ نماز جمعہ کے بعد دوسرا اجلاس بھی مکرم امیر صاحب کی صدارت میں تلاوت کلام پاک سے اڑھائی بجے شروع ہوا جو مکرم رشید احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد حضرت المصلح الموعود کی مشہور نظم "ہے دست قبلہ نما لا الٰہ الا اللہ" مکرم مبارک احمد صاحب بھٹی اور ان کے ساتھ چند اطفال نے خوش الحانی سے پڑھی۔ اس کے بعد دو خدام مکرم عبد القادر صاحب اور رشید احمد صاحب نے علی الترتیب "صداقت حضرت اقدس" اور "وفات مسیح ناصری علیہ السلام" پر مضمون پڑھے۔ اس کے بعد مکرم کملا صاحب نے متعدد نظمیں سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ اس کے بعد مکرم سلیمان احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ مقیم رحیم یار خان نے "مقصد حیات انسانی" پر اور مکرم حمید اللہ صاحب خالد مربی سلسلہ عالیہ نے "تربیت اولاد" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آخر میں مکرم امیر صاحب نے حضور ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ کی روشنی میں فرمایا کہ حضور ایدہ اللہ کی دلی خواہش ہے کہ تمام جماعتوں میں سے ذیلی تنظیموں کے نمائندے اجتماعات میں جو اکتوبر کے آخری عشرہ میں ہو رہے ہیں شمولیت کریں۔ اس لئے کوشش کریں کہ کوئی ایسی جماعت نہ رہے جس سے کوئی نہ کوئی نمائندہ ان اجتماعات میں شامل نہ ہوا ہو۔

اس اجتماع میں جماعت احمدیہ گوٹھ عنایت اللہ کے انصار، خدام، اطفال اور مستورات کے علاوہ جماعت احمدیہ اباڑو، ایکسون ڈھرکی، میرپور متھیلو، پنو عاقل، سکھر، گڈو اور چک نمبر ۳۲ ضلع رحیم یار خان کے احباب نے بھی شرکت فرمائی۔ تقریباً اسی فیصد غیر از جماعت سندھی احباب بھی شریک ہوئے اور بڑے ذوق اور شوق سے پروگرام کو سماعت فرمایا۔

یہ اجتماع ساڑھے چار بجے شام دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ ہمارے اصرار پر مربی صاحبان اور محترم امیر صاحب نے گوٹھ میں ہی رات بسر کی۔ کھانے اور نماز عشاء کے بعد گیارہ بجے شب تک سوال و جواب کا دلچسپ پروگرام رہا۔ صبح چار بجے نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی جو مکرم حمید اللہ صاحب خالد مربی سلسلہ عالیہ نے پڑھائی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے بہتر نتائج مرتب فرمائے۔ آمین

(محمد اشرف سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گوٹھ عنایت اللہ ضلع سکھر)

مجلس انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ کا سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ کا سالانہ اجتماع منعقدہ ۲ اکتوبر نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ پہلا اجلاس مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کی زیر صدارت صبح ۹-۴۵ پر شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے انصار اللہ کا عہد دہرایا۔ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر قائد اصلاح وارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ و نمائندہ مرکز نے افتتاحی تقریر فرمائی جس میں آپ نے ایسے اجتماعوں کی غرض و غایت بیان کی اور انصار کو نئے عزم کے ساتھ کام کرنے کی تلقین کی۔ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب اکبر نے درس قرآن دیا جس میں سورۃ جمعہ کی آیت نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ کی تفسیر بیان کی۔ تیسری تقریر مکرم مولوی منظور احمد صاحب مربی سلسلہ متعین حافظ آباد نے "حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ" کے موضوع پر کی۔ چوتھی تقریر مولوی محمد اعظم صاحب اکسیر مربی ضلع نے "حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور آپ کے جانشینوں" کے موضوع پر کی۔ پانچویں تقریر مولوی نصیر الدین صاحب بھٹی نے "تعلیم القرآن" کے موضوع پر کی۔ چھٹی تقریر سید حسین احمد صاحب مربی وزیر آباد نے "نماز باجماعت" کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد تلاوت قرآن کریم، تقاریر اور دینی معلومات کے مقابلے ہوئے۔ آخر میں خاکسار نے "انصار اللہ کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر کی اور سالانہ اجتماع مرکزیہ میں شمولیت کے متعلق احباب کو تحریک کی۔ ۱۲-۴۵ پر اجلاس ختم ہوا۔ ۱۲-۴۵ تا ۱۳-۴۵ کھانا کھانے اور تیاری نماز کے لئے وقفہ تھا۔ ۱۳-۴۵ سے ۱۴-۴۵ تک نماز جمعہ و عصر پڑھی گئی۔ محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا کے حکم کی تشریح فرمائی اور احباب کو اس پر عمل کرنے کی تاکید فرمائی۔

نماز جمعہ و عصر کے بعد دوسرا اجلاس زیر صدارت محترم صاحبزادہ میاں طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد محترم صدر صاحب نے سب انصار کے ساتھ مل کر عہد دہرایا۔ اس کے بعد محترم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر قائد اصلاح وارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے تقریر فرمائی جس میں احباب کو اصلاح وارشاد کے پروگرام پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولوی محمد اعظم صاحب اکسیر مربی ضلع نے "قدرت ثانیہ" کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر میں محترم صدر صاحب نے مقابلوں میں اوّل، دوم اور سوم آنے والوں کو انعامات تقسیم فرمائے اور بعد ازاں انصار سے خطاب فرمایا جس میں انصار کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے مختلف مثالیں بیان فرمائیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ خود لوگوں کی رہنمائی بذریعہ خواب و کشوف فرما رہا ہے۔ آخر میں مکرم صدر صاحب کے ارشاد پر محترم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر نے دعا کروائی۔ اجتماع کا دوسرا اجلاس ۵ بجے کے قریب اختتام کو پہنچا۔

تیسرا اجلاس محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کی کوٹھی پر بعد نماز مغرب و عشاء ۶½ بجے شروع ہوا۔ اس میں ڈیڑھ صد کے قریب معززین موجود تھے اور ۶½ بجے سے ۹½ بجے رات تک مجلس مذاکرہ جاری رہی۔ مختلف لوگوں نے سوالات کئے جس کے جواب محترم صدر صاحب مرکزیہ نے نہایت احسن رنگ میں بیان فرمائے جس کا سب احباب پر بہت ہی اچھا اثر ہوا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کے بہترین ثمرات پیدا فرمائے۔ آمین۔

(ناظم مجالس انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ)

تقریب شادی

مکرم حکیم محمد اسلم صاحب فاروقی زبدۃ الحکماء استاذ جامعہ احمدیہ نے اپنے گھر واقع دار الصدر جنوبی ربوہ میں مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو اپنے برادر نسبتی مکرم پرویز احمد صاحب فاروقی کی دعوت ولیمہ کا انعقاد کیا۔ دعوت ولیمہ میں متعدد علمائے سلسلہ، اساتذہ جامعہ احمدیہ اور دیگر واقفین احباب نے شرکت کی۔ ولیمہ کے بعد مکرم منیر احمد صاحب باہری نے دعا کرائی۔

مکرم پرویز احمد صاحب فاروقی ابن محمد الطاف صاحب فاروقی مرحوم کا نکاح بہمراہ عزیزہ طلعت آراء بنت شیخ محمود احمد صاحب مرحوم دار الصدر غربی ربوہ، مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل نے مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم شیخ محمود احمد صاحب مرحوم کے مکان پر پڑھا۔ نکاح کے بعد رخصتی عمل میں آئی۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے جانبین کے لئے باعث مسرت و اطمینان ہونے اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

ہیلی کالج آف کامرس میں داخلہ

ہیلی کالج آف کامرس پنجاب یونیورسٹی میں بی کام سال اوّل میں داخلے شروع ہیں۔ داخلے کی آخری تاریخ ۱۵ نومبر ہے۔ خواہشمند طلباء جلد از جلد رجوع کریں۔

کالج میں:- محمد شریف ایم۔کام (اوّل) رولنمبر ۱۲

ہاسٹل:- کمرہ ۱۲، ہیلی کالج ہاسٹل نزد جین مندر پرانی انارکلی لاہور ۴

(طارق محمود بدر۔ یونٹ انچارج۔ ہیلی کالج آف کامرس پنجاب یونیورسٹی لاہور)

الفضل خود خرید کر پڑھیں۔ خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اجتماع انصار اللہ "بقیہ صفحہ اول

سائیکل سفر:

امسال پہلی بار انصار کو سائیکلوں پر اجتماع میں آنے کی باضابطہ تحریک کی گئی۔ چنانچہ امسال ۲۵ مجالس کے ۹۲۔ انصار اجتماع پر سائیکلوں پر آئے ان کو بھی سندِ خوشنودی عطا کی گئی۔ اس میں گجرات اول۔ فیصل آباد دوم اور سرگودھا سوم رہا۔ اس کے علاوہ قصور۔ بہاول پور۔ گوجرانوالہ۔ تھرپارکر سندھ اور شیخوپورہ وغیرہ سے بھی انصار حضرات سائیکلوں پر آئے۔ سب سے طویل فاصلہ تھرپارکر سے آنے والے دو انصار نے طے کیا۔ انہوں نے قریباً ۸۰۰ میل کا سفر ۶ روز میں طے کیا۔ سائیکل پر اجتماع میں شریک ہونے والوں میں سب سے زیادہ عمر کے انصار دوست مکرم ڈاکٹر احمد حسن صاحب تھے جو گجرات سے آئے ان کی عمر ۶۶ سال ہے۔ ان ۹۲۔ انصار میں سے ۷۔ انصار کا تعلق صف اول (یعنی ۴۷ سے زائد عمر کے انصار) سے ہے۔

اجتماع کے جملہ علمی پروگراموں اور ورزشی مقابلوں کے علاوہ تنظیمی امور بھی اجتماع انصار اللہ پر طے کئے گئے۔ اس مقصد کے لئے اجتماع کے دوسرے روز مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا جس میں مجلس انصار اللہ کی ترقی کے متعلق کارآمد تجاویز پر بحث کی گئی۔ صدر کا انتخاب ہوا اور میزانیہ پر بحث ہوئی۔ اس کے علاوہ ناظمین اضلاع کی میٹنگ بھی منعقد ہوئی۔

صدرِ مجلس کا خطاب

اجتماع کے جملہ پروگراموں کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب سے پہلے صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے قریباً ایک گھنٹہ تک انصار سے خطاب کیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں مجلس کے مختلف شعبوں کی کارکردگی کا جائزہ لیا اور اس امر پر اطمینان کا اظہار کیا کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس کی ترقی کی رفتار بڑی خوشکن ہے انھوں نے حاضری کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حضور انور کی تقریر میں تو ہر جگہ بڑا کھنچا ہی چلا آتا ہے مگر حضور کی تقریر کے علاوہ بھی حاضری کا معیار بڑا خوشکن رہا اور انصار حضرات نے دینی ذوق و شوق اور اخلاص و وفا کا بہت اچھا نمونہ پیش کیا۔ کئی بزرگ نمازوں اور کھانے کے مختصر وقفوں کے سوا دس دس گھنٹے بیٹھے رہے ایسے لوگ بھی کامل صبر و سکون سے تقاریر سنتے رہے جن کا علمی مقام اجتماع میں کی جانے والی تقاریر سے بہت بالا تھا۔ اس ضمن میں انہوں نے محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر صوبہ پنجاب کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ (حضرت اقدس) کی کتب پر ان کی بہت گہری نگاہ ہے اور کئی کتب کے مصنف ہیں مگر اس کے باوجود کئی گھنٹے تک اجتماع میں کامل صبر و سکون سے بیٹھے رہے۔ محترم مرزا صاحب کی عمر اسّی سال سے متجاوز ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے انصار پر زور دیا کہ وہ اس اجتماع سے حاصل ہونے والے فوائد و برکات کو اپنی نسلوں میں بھی منتقل کریں اور یہ کام بار بار کی مسلسل دعاؤں کے بغیر نہیں ہو سکتا۔

اصلاح و ارشاد کے میدان میں مجلس کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے میاں صاحب نے بتایا کہ پچھلے سال جب مجالس مذاکرہ منعقد کرنے کی تحریک کی گئی تو سال میں صرف ۳۲ مجالس مذاکرہ منعقد ہو سکیں امسال جب اس مہم میں مزید توسیع پیدا کی گئی تو نتائج نہایت خوشکن نکلے اور سال بھر میں ۸۲۷ مجالس مذاکرہ کا انعقاد عمل میں آیا اور اب یہ کام بفضلہ تعالیٰ بہت وسیع ہو گیا ہے اس کے بہت خوشکن نتائج رونما ہو رہے ہیں۔

بجٹ کے بارے میں محترم صاحبزادہ صاحب نے بتایا کہ اکثر مجالس کے بجٹ صحیح شرح سے تشخیص نہیں ہوئے۔ آپ نے کہا کہ جس رکن انصار اللہ نے شرح کے مطابق چندہ نہ دینا ہو اسے میری طرف سے کھلی اجازت ہے کہ وہ شرح سے کم چندہ دیدے لیکن اپنی آمد بتاتے ہوئے غلط بیانی سے ہرگز کام نہ لے اور صحیح آمدنی بتلائے۔

آپ نے کہا کہ مجھے چندے کی زیادتی سے دلچسپی نہیں۔ مجھے یہ فکر ہے کہ اس چندے کا حساب آپ سے اللہ تعالیٰ نے لینا ہے آپ ساری دنیا کو دھوکا دے سکتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دے سکتے۔

یہ اجتماع ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۱ء جمعہ کے روز شام پونے چار بجے بعد دوپہر شروع ہوا اور یکم نومبر بروز اتوار دن کے ایک بجے اگلے سال پہلے سے زیادہ کامیابی اور خیر و خوبی سے منعقد ہونے کے لئے اختتام پذیر ہو گیا۔

مطب

حکیم حمید احمد اختر طبیب درجہ اوّل

اپنی طبی ضروریات اور مخلصانہ مشورہ کے لئے تشریف لائیں

باہر کے احباب حالات۔ بیماری لکھ کر دوا اور مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

خط لکھ کر فہرست ادویات طلب فرمادیں

منیجر المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

"یہ دنیا چند روزہ ہے لیکن اس کے لئے وہ وہ کوششیں کی جاتی ہیں گویا کبھی یہاں سے جانا ہی نہیں۔ انسان کیسا غافل اور ناسمجھ ہے کہ علانیہ دیکھتا ہے کہ یہاں کسی کو قیام نہیں لیکن پھر بھی اس کی آنکھ نہیں کھلتی۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۴۱)

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ برائے سال ۸۲-۱۹۸۱ء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے سال ۸۲-۱۹۸۱ء کے لیے مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے مندرجہ ذیل ممبران مقرر کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سب ممبران کو سعی مقبول کی توفیق بخشے۔

محمود احمد

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

۱	نائب صدر	مکرم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب
۲	معتمد	" ملک منصور احمد صاحب عمر
۳	مہتمم خدمتِ خلق	" صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب
۴	مہتمم تعلیم	" حافظ مظفر احمد صاحب
۵	مہتمم تربیت	" نصیر احمد صاحب قمر
۶	مہتمم مال	" مبارک احمد صاحب طاہر
۷	مہتمم عمومی	" صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب
۸	مہتمم صحت جسمانی	" " مرزا لقمان احمد صاحب
۹	مہتمم وقارِ عمل	" چوہدری سلطان احمد صاحب
۱۰	مہتمم صنعت و تجارت	" مبارک احمد خانصاحب
۱۱	مہتمم تحریک جدید	" شیخ مبارک احمد صاحب
۱۲	مہتمم اطفال	" مرزا محمد دین صاحب ناز
۱۳	مہتمم اصلاح و ارشاد	" سعید احمد صاحب چٹھہ
۱۴	مہتمم تجنید	" حبیب الرحمٰن صاحب زیروی
۱۵	مہتمم اشاعت	" ملک خالد مسعود صاحب
۱۶	مہتمم مقامی	" محمد اسلم صاحب شاد
۱۷	محاسب	" چوہدری فضل احمد صاحب

"سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازہ کے لیے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔" (کشتی نوح)

ہیرنگ فارماسوٹیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان لاہور جو اپنی کامیاب بائیوہوم ادویات کیلئے مشہور ہے اپنے ایورشائن ڈینٹل پوڈر کی فروخت و سپلائی کیلئے پاکستان کے ہر شہر اور قصبے تجربہ کار سیلز ایجنٹس درکار ہیں درخواستیں معہ تفصیل بذریعہ صدر حلقہ جلد مطلوب ہیں

منیجر۔ ہیرنگ فارماسوٹیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان لاہور

پوسٹ بکس نمبر ۱۶۵۰

چڑچڑا بچہ

جو اٹھنے والے کا منہ نوچ لیتا اور چیختا چلاتا رہتا ہو ایسا بچہ اعصابی تناؤ کا مریض ہوتا ہے۔

بے بی ٹانک

BABY TONIC

سے یہ کیفیت دور ہو کر بچہ بفضل تعالیٰ خوش مزاج اور صحتمند ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۶/ روپے

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۰۶

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴